الفطر"۔ (البحر الرائق ص۳۱۸ جلد ۸ باب کتاب الأضحیۃ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرائط قربانی میں ایک شرط فراخ دستی ہے جس سے مراد وہ مال ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے ایسی فراخ دستی مراد نہیں جس سے زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ (فتاوی عالمگیری ص۴۴۴ جلد ۶)

جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے سے مراد صدقہ فطر کے واجب ہونے کا وقت ہے یعنی اگر عید کے دن صبح صادق سے پہلے بھی صاحب نصاب ہوجائے تو صدقہ فطر ادا کرنا ہوگا زکوۃ کی طرح پورا سال گزرنا شرط نہیں ہے۔موسر یعنی فراغ دست ظاہرالروایہ کے موافق وہ شخص ہے جو اپنے مسکن ومتاع خانہ وسواری وخادم وغیرہ جن کی اس کو حاجت ہے کہ ان سے بے پرواہ نہیں ہوسکتا۔ان کے سوائے دوسو درھم یا بیس دینار یا اتنی قیمت کی کوئی چیز رکھتا ہے اور ضروری چیزیں جو مذکور ہوں ان کے سوا اگر اس کے پاس سوائم یا رقیق (غلام) یا گھوڑے یا متاع تجارت وغیرہ ہوں تو وہ سب اس کی فراغ دستی میں شمار ہونگے۔ (ص۴۴۵ جلد ۶)

الحاصل یہ کہ اگر آپ کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر قیمت (روپیہ) ہے تو آپ پر قربانی واجب ہے۔**واللہ اعلم بالصواب**

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں میرے شوہر شادی کے ایک مہینہ بعد راولپنڈی گئے تھے۔آج سات سال ہوگئے ان کا کچھ پتہ نہیں ہے۔میرے والدین میری دوسرے شادی کرنا چاہتے ہیں۔قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ کے حل سے آگاہ فرمائیں۔

معرفت: محمد رضوان یٰسین، کراچی

الجواب ومنہ الصدق والصواب باسمہ تعالیٰ

جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو اور چار سال اس کے لاپتہ ہونے پر گزر جائیں اور اس کے حیات وممات کے بارے میں کوئی معلومات نہ ہو تو اب اگر عورت شوہر کے انتظار میں بیٹھی رہے تو اس کو نان ونفقہ کا مسئلہ درپیش ہوگا۔اگر اخراجات کا مسئلہ کہیں سے حل ہوجائے لیکن بغیر شوہر کے

☆بیع مساومہ: خرید کردہ قیمت کا اعتبار کیے بغیر کسی شے کو فروخت کرنا☆

بیٹھنے میں کسی بے راہ روی کے شکار ہونے کا اندیشہ ہو تو اس حالت میں اپنے آپ کو کسی امتحان میں ڈالنے کے بجائے خلاصی کی صورت تلاش کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ عورت اپنی مرضی سے کسی دوسری جگہ نکاح کر سکے۔ ایسی عورت کو علمائے کرام یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ چار سال تک انتظار کرنے کے بعد کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنا معاملہ لے جائے، عدالت ایک سال تک ممکنہ ذرائع سے اس کے شوہر کو تلاش کرلے اگر شوہر کہیں مل جائے یا اس کی موت قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو تو فبھا ونعمت، ورنہ ایک سال کی تحقیق کے بعد متعلقہ عدالت خاوند کی عورت کو فسخ نکاح کی ڈگری صادر کرے گی۔ جو عورت کے حق میں طلاق بائن شمار ہوگی جس کی رو سے عدت گزارنے کے بعد یہ عورت دوسرے جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں چونکہ فقہ حنفی کی جزئیات پر عمل کرنا مشکل ہے کیونکہ مدت دراز تک بیوی کے لئے شوہر کا انتظار کرنا متعدد معاشی اور اخلاقی مسائل کا موجب بن سکتا ہے اسلئے فقہاء کرام نے امام مالک کے مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ آسانی کی صورت پیدا کردی ہے کیونکہ بوقت ضرورت دوسرے فقہاء کے مذہب پر عمل کرنا مرخص ہے"

قال العلامة ابن عابدين الشامي :وقد كان بعض اصحابنا يفتون بقول مالك في هذه المسئلة للضرورة (الى ان قال)ونظير هذه المسئلة في زوجة المفقود حيث قيل انه يفتي بقول مالك انها تعتد عدة الوفاة بعد مضي اربع سنة. (شامی ص۶۵۴ ج دوم باب العدۃ حقانیہ پشاور)

وقال الشامي في موضع اخر :وذكر الفقيه ابو الليث في تاسيس النظائر انه اذالم يوجد في مذهب الامام قول في مسئلة يرجع الىٰ مذهب مالك لانه اقرب المذاهب اليه. (شامی ص۵۸۴ ج بحوالہ فتاویٰ حقانیہ)

۲۔وقال في مذهب مالك زوجة المفقود :وقال في الدر المنتقى ليس بأولى لقول القهستاني لوافتى به في موضع الضرورة لا بأس به على ماظن (الى ان قال)وقد قال في البزازية الفتوىٰ في زماننا على قول مالك. (شامی ص۳۶۲ ج۳ کتاب المفقود۔ مطلب فی الافتاء بمذہب مالک فی زوجۃ المفقود۔ حقانیہ پشاور)

قال العلامة عبد الحئى اللكهنوى :وقد صرح جمع من اصحابنا

☆بیع فاسد: جو بیع اصل کے اعتبار سے جائز ہو لیکن وصف کے اعتبار سے جائز نہ ہو☆

کصاحب جامع الرموز وصاحب الدر المنتقی شرح الملتقی وصاحب ردا المحتار وغیرهم انه لو افتی حنفی فی هذه المسئلة بقول مالک عند الضرورة لا بأس به (الی ان قال) تقلید مذهب الغیر جائز عند الضرورة اتفاقا. (عمدة الرعایة علی شرح الوقایہ ص ۱۹۳ ج ۲ کتاب المفقود۔ امدادیہ ملتان)

تائید کے لئے اردو فتاویٰ سے اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں۔

☆ مفتی عزیز الرحمان عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں ''مفقود الخبر کی زوجہ چار برس کے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے موافق مذہب امام مالک کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے اس پر حنفیہ کا فتویٰ ہے۔ (فتاویٰ دیوبند ص ۲۷۶ ج ۱۰ امیر محمد آرام باغ کراچی)

متاخرین حنفیہ نے مفقود الخبر کی زوجہ کے بارہ میں امام مالک کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے۔ (عزیز الفتاویٰ ص ۵۲۹۔ کتاب الطلاق۔ دار الاشاعت کراچی)

ایسی حالت میں امام مالکؒ کے مذہب پر عمل کرنا جائز ہے چونکہ فقہاء احناف نے اس پر عمل کی گنجائش پیدا کی ہے اس لئے یہ فقہ حنفی ہی کا حکم شمار ہوگا۔ (فتاویٰ حقانیہ ص ۴۹۶ ج ۴۔ دار العلوم حقانیہ نوشہرہ)

مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی لکھتے ہیں۔ حنفیہ نے امام مالکؒ کے مذہب کے موافق چار سال انتظار کرنے کے بعد اس امر کی اجازت دے دی ہے کہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرا لے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے۔ (کفایت المفتی ص ۲۱۶ ج ۶)

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں۔ یہ مذہب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے حنفیہ نے بضرورت اس پر فتویٰ دیا ہے۔ (امداد المفتین ص ۶۶۶۔ دار الاشاعت کراچی۔)

غیر مقلد عالم دین سید محمد نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں۔

زوجہ حنفیۃ المذہب کو موافق قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعد گزرنے چار برس کے چار مہینہ دس دن عدت گزار کر نکاح دیگر بلا ریب درست ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۵۶۹ ج ۲۔ کتاب المفقود مکتبہ ثنائیہ)

الحاصل یہ کہ صورت مسئولہ میں عورت کے والدین کو اپنے داماد کے بارے میں پوری تسلی کرنی چاہئے۔ جدید طرز کے تمام ذرائع ابلاغ پر خبر نشر کرنی چاہئے اگر پھر بھی اس کے زندہ یا مردہ ہونے کی خبر نہ آئے تو عدالت سے فسخ نکاح کی ڈگری لے کر دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہوگا۔

واللہ أعلم بالصواب.

☆ اقرار: عاقل و بالغ کا غیر کا حق اپنے اوپر ثابت ہونے کی خبر دینا اقرار ہے ☆